# صحیفۂ آزادی

(شہید عبدالحمید بلوچ کے آخری لمحات کی ایک تحریر)

وہ جو اپنا انتقام لیتے ہیں
تو اپنی خوبصورت محبوب کو خیرباد کہتے ہیں
انہیں کسی مال وحشم کی ہوس نہیں رہتی۔

مجھے اِس بات کی بلکل پروا نہیں کہ میرا یہ آخری پیغام اور وصیت جلیل القدر بلوچستان کے عظیم عوام تک پہنچتا ہے یا نہیں۔ اِس وقت جو میں یہ الفاظ رقم کررہا ہوں تو مسلح پہریدار میرے چاروں طرف موجود ہیں اور میری ہر حرکت پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ میری زندگی کے صرف آٹھ گھنٹے بچے ہیں۔ اب سے ٹھیک آٹھ گھنٹے بعد میں ایک فخر کے ساتھ تختۂ دار کی طرف روانہ ہوجاؤں گا۔ مجھ میں کسی افسوس کا احساس نہیں اور نہ ہی مجھے اس کی پروا ہے کہ میں کچھ دن اور جی لیتا۔ کیونکہ بے مقصد جینا یا غلامی کے عذاب میں جینا خود ایک لعنت ہے۔

میں کوئی پہلا یا اکیلا شخص نہیں ہوں جس نے بلوچستان کیلئے اپنی جان قربانی کی ہو۔ اب تک سینکڑوں بلوچ اپنے آبائی وطن پر نثار ہوچکے ہیں۔ میں اپنے خاندان میں دوسرا شخص ہوں جو جلاد کے پھندے کو چوموں گا اور اپنی جان اُس عظیم مقصد کیلئے قربان کروں گا، جو مجھے یقین ہے، کہ ہماری نوجوان نسل ایک دن ضرور حاصل کرے گی۔ میرے جدامجد شیران داد کریم کو برطانوی راج نے ۱۹۰۲ء میں پھانسی دی تھی۔

میں اپنے رفیقوں کو بتانا چاہتاہوں کہ آزادی جیسی انمول نعمت عظیم قربانیوں کے بغیر حاصل نہیں کی جاسکتی۔ مجھے تاریخ سے ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ کسی قوم نے عظیم قربانی دیئے بغیر آزادی حاصل کی ہو۔ آزادی اور خود مختاری کا جو راستہ ہے وہ مسلمہ طور پر ایک مشکل راستہ ہے۔ تاہم، جو منزل ہماری راہ دیکھ رہاہے وہ عظیم الشان ہے۔ چاہے آزادی ہم سے قدم چرائے تاخیر سے آئے مگر میں یہ سوچ کے خوش اور متمنی ہوں کہ میری بیٹی بی بی بانادی جو اس وقت تین(۳) سال کی ہے اپنی زندگی میں ہی آزادی دیکھ لے گی۔ میرے اور میرے بھائی بی بکر کے نواسے یقیناً اس سے سرخرو ہونگے اور یہی وہ دن ہوگا جب میری روح کو حقیقی چین اور سکون ملے گا۔

کیا تم سروں کو قلم کرکے زندہ خیالوں کو مارسکتے ہو؟
پھول کو ٹہنی سے جدا کرکے اس کی خوشبو روک سکتے ہو؟

مجھے یقین ہے کہ میرے خاندان کا ہر فرد میری موت پر پُرسکون اور باہمت رہے گا۔ کاش آج میری ماں زندہ ہوتی تو میری کان میں وہ لوری گنگناتی جو میرے بچپن میں گاتی تھی:

اگر تم ایک سورما کی موت مروگے
تو میں تمہاری قبر پر
سج دھج کے آؤں گی
آہ و بقا کی بجائے
شادمانی کے گیت گاؤنگی
اور فخر سے
بلکل تمہاری طرح کا
ایک اور بیٹا جم دونگی۔

مجھے یقین ہے کہ میری پیاری بہنیں میری موت پر رونا دھونا نہیں کریں گی۔ میں اپنی دادی سے گزارش کرتا ہوں کہ اُس لوری کو دھرائے جو وہ ہم سب کیلئے گاتی تھی:

جب میرا پھول جیسا بیٹا
جوان ہوگا
تو خود کو
بہترین اسلحہ سے مسلح کریگا
غدار کو خاک میں ملایگا
اپنے دشمن سے لڑے گا
اور اسے زیر کریگا۔

بلوچستان کے سنگلاخ پہاڑ اور چٹیلے میدان اُن کی راہ دیکھ رہے ہیں جو اِن سے بغل گیر ہوں اور اِنھیں اپنے قلعوں اور میدانِ جنگ میں تبدیل کریں۔

پہاڑ بلوچوں کے قلعے ہیں
غیر مفتوح بلندیاں اِن کے خزانے ہیں
شاندار بہاروں سے اِن کی پیاس بجھتی ہے
اِن کے بچے ترکش کے تیر ہیں
اِن کے داماد تیزدار خنجر ہیں
بلوچوں کے آباء وسیع دار شمشیر ہیں۔

شہید عبدالحمید بلوچ